Al-Marjān Research Journal
Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan
HJRS
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Rumor-Mongering: A Research Study on Religious Teachings, Social Impacts, and Preventive Strategies

افواہ سازی دینی تعلیمات، سماجی اثرات اور تدارک کی حکمت عملی کا تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. Syed Muhammad Hanif Agha (Corresponding Author)
Ph.D. Research Scholar, Faculty of Usuluddin, Islamic International University, Islamabad, Pakistan. Syedmhanifagha@gmail.com

2. Syed Hayatullah
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Loralai, Baluchistan, Pakistan.

3. Anjum Riaz
Lecturer, Department of Islamic Studies, Sardar Bahadur Khan Women's University, Quetta, Baluchistan, Pakistan.

Citation

Agha, Syed Muhammad Hanif, Syed Hayatullah, and Anjum Riaz " *Rumor-Mongering: A Research Study on Religious Teachings, Social Impacts, and Preventive Strategies* "Al-Marjān Research Journal, 3,no.2, April-June (2025): 20–28.

Submission Timeline

Received: Feb 16, 2025
Revised: Feb 28, 2025
Accepted: Mar 16, 2025
Published Online: April 06, 2025,

Al-Marjān Research Journal

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.

This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

CC BY

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Rumor-Mongering: A Research Study on Religious Teachings, Social Impacts, and Preventive Strategies

افواہ سازی دینی تعلیمات، سماجی اثرات اور تدارک کی حکمت عملی کا تحقیقی جائزہ

☆ سید محمد حنیف آغا ☆ سید حیات اللہ ☆ انجم ریاض

Abstract

Rumor-mongering is a form of falsehood. It is a social and moral issue that affects both individuals and society at large. Rumors are not merely based on hearsay; at times, they incite fear, anxiety, and mistrust. In an environment of social uncertainty, rumors spread rapidly, and people tend to believe them without verification. The greatest harm of rumor-mongering is that it blurs the line between truth and falsehood. Rumors often damage the reputation of individuals, institutions, and even national unity. History bears witness that many major riots and conflicts have been ignited by rumors. In the era of social media, rumor-mongering has become even easier, where a single false piece of news can reach thousands within moments. Islam strictly forbids spreading rumors and emphasizes investigation and verification. The Holy Qur'an clearly commands: ***"If a wicked person brings you any news, investigate it first..."*** (Surah Al-Hujurat: 6). Rumor-mongering is not only a sin but also poses serious social consequences. It is the responsibility of every citizen not to believe in rumors or participate in spreading them. Education, awareness, and media must play their part in informing the public. To curb rumor-mongering, each individual must work on self-reform. Insight, caution, and moral upbringing are the only true barriers that can stand against the flood of rumors. This paper adopts an academic and research-oriented approach to the subject.

Keywords: Rumor-mongering, Falsehood, Social Impact, Islamic Teachings, Media Responsibility.

تعارف موضوع

موجودہ معاشرے میں جہاں اور بہت سے خرابیاں اور بُرائیاں پائی جارہی ہیں۔ ان میں ایک بڑی بُرائی افواہ سازی ہے۔ اسلامی تناظر میں افواہیں پھیلانا یا افواہوں کی وجہ سے معاشرے میں فتنہ وفساد پیدا کرنا ایک سخت گناہ ہے۔ یہ عمل حکومت کے خلاف ہو یا کسی طبقے کے خلاف ہو یا کسی مسلک کے خلاف ہو ہر حالت میں قابل مذمت ہے۔ یہ عمل لوگوں کے درمیان نہ صرف باعثِ عداوت ونفرت ہوتا ہے بلکہ اکثر اوقات جھگڑے اور فساد کا سبب بھی بنتا ہے۔ اسلام کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ جو بھی بات یا خبر پہنچی اس کی بنیاد معلوم ہونی چاہیے۔ بسا اوقات افواہ سازی لوگوں کے لیے باعث پریشانی اور شرمندگی بن جاتی ہیں۔ دورِ نبوی ﷺ میں منافقین افواہ سازی کا کام کیا کرتے تھے وہ ہر وقت اس انتظار میں تھے کہ

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اصول الدین، اسلامک انٹر نیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔
☆ لیکچرار، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز، یونیورسٹی آف لورالائی، بلوچستان، پاکستان۔
☆ لیکچرار، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز، سردار بہادر خان ویمنز یونیورسٹی، کوئٹہ، بلوچستان، پاکستان۔

ہمیں کوئی موقع مل جائے اور ہم مسلمانوں کے خلاف افواہ سازی کے ذریعے ان کو نقصان پہنچائے۔ اسلام نے اس کا سدباب کرنے کے لیے مسلم امہ کو پابند کیا کہ جو بھی بات تم تک پہنچے اس کو کبھی بھی دوسرے لوگوں تک نہ پہنچائے بلکہ پہلے اس کی تحقیق کریں۔ افواہ سازی کرنے والوں کو شاید یہ معلوم نہیں کہ اکثر اوقات غلط افواہوں سے سماج اور حکومت کے لیے باعث خطرہ بن سکتی ہیں۔ اگر موجودہ معاشرے میں ذرائع ابلاغ کے لیے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کوئی ضابطہ اخلاق اور نظم ضبط مقرر ہو تو ذرائع ابلاغ سے وابسطہ طبقہ بھی افواہوں کے خلاف اپنا قلم اور کردار صحیح طور پر سرانجام دے سکتے ہے۔

افواہ سازی کا مفہوم

افواہ سازی کا مطلب کوئی ایسی خبر جن کی تصدیق فوری طور پر نہیں کی جاسکتی ہے۔ بعض محققین نے افواہ سازی کو پروپیگنڈا کی ایک قسم قرار دیا ہے۔ افواہ سازی کو غلط قسم کی معلومات اور بدنیتی پر مشتمل مواد کو دوسروں کے ساتھ شریک کرنا بھی ہے۔ عربی گرائمر میں افواہ "فوه" کی جمع ہے یعنی کئی منہ، چنانچہ افواہ سازی کا مطلب بھی یہی ہے کہ جتنے منہ اتنی باتیں اردو گرائمر میں بلا تحقیق خبر کو "افواہ سازی" کہتے ہیں۔ عربی گرائمر میں افواہ سازی کو "شائعة" بھی کہا جاتا ہے۔ انگلش میں افواہ سازی کو ''Disinformation'' کہتے ہیں۔ افواہ سازی کو اکثر اوقات ذرائع ابلاغ کی ایک مخصوص شکل کی نظر سے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ افواہ سازی اکثر اوقات بلا تحقیق و تصدیق معلومات پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ افواہ سازی کبھی کسی واقعے، یا عوامی موضوعات کے متعلق بھی ہوسکتی ہے۔[1]

قرآنی آیات کی روشنی میں افواہ سازی

قرآن کریم کی سورہ حجرات میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ "[2]

ترجمہ: اے ایمان والوں جب کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو اس خبر کی خوب تحقیق کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کسی کو نقصان پہنچائے پھر تم اپنے کیے پر افسردہ ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ بلا تحقیق اور سنی سنائی بات کو تصدیق کے بغیر آگے نہیں پھیلانی چاہیے بلکہ پہلے ایسی خبر کی تحقیق کرنی چاہیے کہ اس خبر میں کتنی صداقت ہے بغیر تحقیق کے کوئی خبر پھیلانا ذلت اور رسوائی ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ الاسراء میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

" وَلَاتَقْفُ مَالَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَوَالْفُؤَادَكُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا "[3]

ترجمہ: جس چیز کا آپ کو علم نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو۔ بیشک کان، آنکھ اور دل سب کا حساب ہو گا۔

مطلب کسی چیز کے حوالے سے آپ کو یقین اور معلومات حاصل نہ ہو تو صرف توہم کی بنیاد پر اس کے خلاف مت ہونا۔ تہمت، بدگمانی اور افواہ سازی سب ایک قسم کے گناہ ہیں۔ اسلام معاشرتی امور میں ہمدردی، نیک گمان، اعتماد اور صدق کو ترجیح دیتا ہے۔ اسلام افواہ سازی، جھوٹ اور نفاق کے خلاف ہے۔

---

[1] S.C. Pendleton, *Afwāhon Kī Taḥqīq*, American Jaridah, 1998, 1: 69, 86
[2] Al-Ḥujurāt 49:6
[3] Al-Isrāʾ 17:36

سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

" وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ " [4]

ترجمہ :اورجب ان کو کوئی خبر پہنچتی ہے،چاہے وہ امن کی ہو یاخوف پیدا کرنے والی،تو یہ لوگ اسے(تحقیق کے بغیر)پھیلاناشروع کردیتے ہیں ۔اوراگر یہ اس (خبر)کورسول کے پاس یااصحاب اختیار کے پاس لے جاتے تو ان میں سے جولوگ اس کی کھوج نکالنے والے ہیں وہ اس کی حقیقت معلوم کرلیتے۔

ان قرآنی ارشادات سے معلوم ہوا کہ بغیر تحقیق کے کوئی بھی بات دوسروں تک نہ پہنچائی جائے جب تک اس خبر کی تحقیق نہ ہو جائے۔اسلامی تعلیمات کے باوجود معاشرے میں لوگ بغیر تحقیق اور بغیر تصدیق کے خبریں دوسروں کو پہنچاتے ہیں جو کہ اسلامی تعلیمات کی صریح خلاف ورزی اور باعث گناہ ہے۔معاشرے میں لوگوں کو افواہ سازی اور جھوٹی باتوں کا کوئی احساس نہیں۔

احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں افواہ سازی

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

" قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كفى بالمرءكذباان يحدث بكل ماسمع"[5]

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات (بغیر تحقیق کے)دوسروں کو بتائے۔

اس حدیث کا مقصد یہ کہ ایک مؤمن کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ ہر خبر کو بغیر تصدیق اور تحقیق دوسروں تک پہنچائے کیونکہ اس سے افواہیں اور جھوٹی خبریں معاشرے میں جنم لیتی ہیں۔غلط افواہوں کی وجہ سے معاشرے میں حقیقت کا چہرہ مسخ ہو جاتا ہے۔حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

" قال رسول الله صلى عليه وسلم أيةالمنافق ثلاثة اذا حدث كذب واذاوعداخلف واذاائتمن خان"[6]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے منافق کی تین علامات بیان کی ہے۔جب بات کرے تو جھوٹ بولے،جب کسی سے وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو وہ اس میں خیانت کا ارتکاب کرے۔

افواہ سازی کے نقصانات

موجودہ زمانے میں افواہ سازی ایک معاشرتی،سماجی اور اجتماعی مسئلہ بن چکا ہے۔ افواہ سازی عالمی سطح پر پھیل چکی ہے اس کے نقصانات تمام معاشرتی امور پر اثرانداز ہورہے ہیں۔اسلامی احکامات نے زبان کی حفاظت اور اس کو لگام دینے پر زور دیا ہے اور اس بات پر لوگوں کو متوجہ کیا کہ کسی پر بہتان، جھوٹ،بلا تحقیق خبروں کی نشر کو گناہ کا کام ہے۔ اسی طرح افواہ سازی کو بھی اسلام نے حرام اور گناہ قرار دیا ہے۔ کبھی افواہ سازی

---

[4] Al-Nisāʾ 4:83

[5] Al-Qushayrī, Muslim bin Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Karāchī: Maktabah al-Bushrā, 2011), 1:71, Ḥadīth 7.

[6] Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʿīl, Al-Jāmiʿ *al-Bukhārī*, Kitāb al-Īmān (Karāchī: Alṭāf & Sons, 2008), 1:16, Ḥadīth 33

لڑائیوں اور فتنوں کا سبب بن جاتی ہے۔ بعض لوگ خود غرضی کی وجہ سے لوگوں کی پھیلائی ہوئی افواہ سازی پر عمل کرتے ہیں اور اس افواہ سازی کو مسلم حقیقت سمجھتے ہیں جو کہ ایک انتہائی افسوس ناک عمل ہے۔[7]

افواہ سازی پھیلانے کی وبا

ذرائع ابلاغ نے جہاں رابطے کو عام تعلقات کے دائرے میں وسعت اور مسافت کے فاصلے تبدیل کر دیے ہر آدمی کو بولنے اور لکھنے کے مواقع فراہم کیے ہے۔ وہاں الزام تراشی، جھوٹی باتیں اور افواہ سازی پھیلانے کی وبا بھی عام اور آسان ہوگئی ہے۔ ذرائع ابلاغ پر کسی بھی خبر یا افواہ سازی کو بغیر تحقیق کے مختلف چینل پر نشر کیا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کا مقصد یہ کہ ہر مسلم معاشرے کا ایک ذمہ دار فرد کی حیثیت سے زندگی گزارے۔ وہ منہ سے جو بات نکالتے ہے وہ بات سچی ہو بغیر تحقیق کے بات نہ ہو۔ بغیر ثبوت کے افواہ سازی کی بنیاد پر کسی مسلمان کی عزت کو مجروح کرنا صرف بہتان نہیں بلکہ جھوٹ بھی ہے جو کہ حقوق العباد میں بہت سنگین جرم اور خطرناک عمل ہے۔ قرآن اور حدیث نے بھی بلا تحقیق افواہ سازی پھیلانے کی پرزور مذمت کی ہے۔ اس کو گناہ قرار دیا ہے دور نبوت میں منافقین کا وطیرہ تھا کہ وہ مسلمانوں کے درمیان اس انداز سے افواہ سازی کرتے تھے جن سے مسلمانوں میں بے چینی، اور تشویش کی لہر پیدا ہو جاتی تھی اور اسلام مخالف لوگوں کو فائدہ پہنچتا تھا اسلام کا جو مزاج ہے وہ یہ جب تک کسی بات کی صحیح تحقیق نہ ہو اس بات کو دوسروں کے سامنے بیان کرنا، یا دوسروں تک پہنچانا، یا پھیلانا گناہ ہے۔[8]

افواہ سازی اور سوشل میڈیا

موجودہ دور میں جہاں اور بہت سی خرابیاں پائی جاتی ہے۔ اس میں سوشل میڈیا کا منفی پہلو بھی شامل ہے خاص طور پر موبائل فون کے ذریعے جھوٹی باتیں اور جھوٹی افواہ سازی بھی شامل ہے۔ سوشل میڈیا میں مختصر پیغام کے ذریعے بہت سی آشیاء بہت کم وقت میں بہت سے لوگوں تک پہنچ جاتی ہیں۔ جن میں مختلف قسم کے شعر شعاری، اقوال، اور مزاحیہ لطیفے شامل ہیں۔ اس سے بڑھ کر قرآنی آیاتوں کی غلط تشریح، احادیث نبوی ﷺ کو من گھڑت طریقوں سے پھیلایا جارہا ہے۔ معاشرے میں سادہ لوح قسم کے لوگ احادیث نبوی ﷺ کا نام دیکھ کر ثواب کی نیت سے آگے شئیر کرتے ہیں۔ اس طرح وہ من گھڑت حدیث چند لمحوں میں لاکھوں لوگوں تک پہنچ جاتی ہے۔ جب اس روایت اور راوی کے متعلق تحقیق ضروری تھی اس کے ارسال کرنے والے نے بھی بلا تحقیق دوسروں کے ساتھ گروپوں میں شئیر کردی۔ اگر کسی کو کہے کہ یہ حدیث تو من گھڑت ہے تو جواب دیتے ہیں کہ مجھے بھی اس طرح موصول ہوئی جیسے میں نے آپ کو بھیجا ہے۔ درمیان میں کسی نے حدیث کی اسنادی حیثیت کی تحقیق نہیں کی اسی طرح قرآن کریم کی کسی آیت کو بغیر تفسیر اور بغیر تحقیق نشر کرتے ہیں کہ اس آیت کی شان نزول کیا ہے اور یہ آیاتیں کس حوالے سے نازل ہوئی ہے یا غلط خبریں بطور افواہ سازی نشر کرتے ہیں بلا تحقیق کے جو ایک سنگین گناہ اور جھوٹ ہے اور افواہ سازی کی ایک قسم ہے کیونکہ اسلامی نقطہ نظر سے ہر خبر کی تحقیق ضروری ہے لیکن معاشرے میں اس کی طرف کسی کی دھیان نہیں۔[9]

---

[7] *Khuṭbāt Ḥaramayn*, Mukhtalif Ahl-e-ʿIlm (Gujrānwālah: Umm al-Qurā Publications, 2011), 1:360

[8] Muftī Sayyid Anwar Shāh, *Mahnāmah Bayyināt*, "Ghalat Khabrain Phelānay kī Wabā" (Karāchī: Jāmiʿah al-ʿUlūm al-Islāmiyyah, 2025), p. 28.

[9] Rāshid Ḥusain, *Afwāhon Kī Sharʿī Ḥaisiyat* (Lāhor: Dār al-Maʿrifah), p. 141

افواہ سازی کے خلاف اقدامات

افواہ سازی کے خلاف پہلا اقدام یہ کہ عوام کو خوف خدا کے ذریعے تربیت نفس اور تزکیہ نفس کی جائے اور لوگوں کو دنیاوی معاملات کے بارے میں تصدیق، تحقیق، تفتیش، سچ اور بحث کا عادی بنایا جائے۔ کسی مؤمن کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ ہر کسی کے تابع اور ان کے پیچھے لگ جائے بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ بات کی تحقیق کرے۔ خبر پر بہترین دلائل کے ساتھ عملی شواہد کا مطالبہ کرے۔ اس طرح وہ مختلف بلا تحقیق دعوے کرنے والوں کا سد باب کر سکیں گے۔ جو پس پردہ وہ کام کرتے ہیں اور تمام جھوٹی وسچی خبروں سے اعراض کرتے ہیں اور ہر مؤمن اور مصلح آدمی کے خلاف افواہ سازی کرتے رہتے ہیں۔

انصاف اور اسلامی احکامات کا تقاضا یہ کہ ان خود غرض اور بے دست وپا افواہ سازی کے خلاف اٹھ کھڑے ہو جائے جو مذہب، عقیدہ، شریعت مسلمانوں اور اسلامی ممالک کے خلاف افواہ سازی میں سر گرم ہے۔ اس کی جڑیں کاٹنے، اس سے عوام کو باخبر کرنے اور اس کے اسباب و محرکات کی دل شکنی کی کوشش کریں تاکہ افواہ سازی مسلم امہ کی حقیقی روح کو ختم نہ کریں جو لوگوں کی کامیابی کا ایک ستون ہے۔ معاشرے کی امن وبقا اور تہذیب کی عظمت اور شان وشوکت کی بقا کا ضامن سچ اور تحقیقی باتوں پر منحصر ہے نہ کہ افواہ سازی پر۔[10]

افواہ سازی ماہرین نفسیات کی تناظر میں

ماہرین نفسیات کے دعوی کے مطابق افواہ سازی کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ اس کے ذریعے دوسروں کو خوف میں مبتلا کیا جائے کیونکہ طبیعت انسانی میں یہ شامل ہے کہ دوسرے لوگوں کو خوف زدہ، اور ڈرا کر کے لذت محسوس کرتے ہیں یا دوسروں کو خوف زدہ کر کے اپنا مقصد پورا کیا جاتا ہے۔ اسلام نے ایسی چیزوں کا خاتمہ کیا ہوا ہے اور اس پر پابندی لگائی گئی ہے اپنے آپ کو افواہ سازی کے ذریعے لذت حاصل کرنے سے ہر صورت میں دور رہے اور اپنے آپ کو افواہ سازی میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھیں۔ اگر افواہ سازی پھیلا کر کے لوگوں کے درمیان خوف پھیلانا چاہتے ہے تو ایمان کو مضبوط بنا کر کہنے والوں کے سامنے اپنی بات ظاہر کریں کہ انسان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے خوف کرنا چاہیئے مخلوق سے خوف کی کوئی حقیقت نہیں اور جو لوگ افوہ سازی کی وجہ سے ڈر میں مبتلا ہوں انہیں بھی صبر، تحمل اور برداشت سے کام لینا چاہیئے۔ افواہ سازی سے دل کا اطمینان، اعتماد اور بھروسہ ختم ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں جھوٹ اور عدم اعتماد کا بہت امکان ہے جھوٹ سے تو دل کا اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔[11]

افواہ سازی کی تدارک اور حکومت کا کردار

افواہ سازی کے تدارک میں حکومت کا بہت اہم کردار ہے۔ خاص طور پر نشریاتی ادارے جو حکومت کی زیر نگرانی کام کرتے ہیں جیسا کہ سرکاری ٹی وی چینل اور دیگر مطبوعاتی ادارے ہیں۔ حکومتی ادارے عوام کے درمیان اپنا اعتماد پیدا کریں تاکہ عوام ان حکومتی اداروں کی اطلاعات پر بھروسہ کر سکے۔ حکومتی ادارے کردار سازی اور باعث اطمنان اور بھروسے کا کام کریں لیکن کسی کی کردار کشی نہ کریں۔ ان حکومتی اداروں پر عوام کا اعتماد بحال ہونے سے افواہ سازی کی حوصلہ شکنی ہو جائیگی۔ ملکی صحافت پر بھی بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ وہ جھوٹ اور افواہ سازی کے خلاف اپنا قلم استعمال کریں۔ بعض نشریاتی اداروں کا طرز وطریقہ بہت غیر محتاط ہوتا ہے۔ وہ بلا تحقیق اور غیر مصدقہ خبریں شائع کرتے ہیں

[10] *Khuṭbāt Ḥaramayn*, Mukhtalif Ahl-e-ʿIlm, 1:368.
[11] ʿUthmānī, Qārī Muḥammad Salmān, *Roznāmah Dunyā*, "Afwāh Phelānay kī Mamnāʿat" (Karāchī, 21 July 2023), p. 6

جو کہ معاشرے اور حکومت دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ پرنٹ میڈیا کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسی خبریں جن کا اثر عوام اور حکومت پر پڑتا ہو یا کسی کے کردار پر پڑتا ہو وہ خبریں بغیر تحقیق و تصدیق نشر نہ کریں بلکہ صرف وہ خبریں نشر کریں جن کی اشاعت ضروری ہو اور اس اشاعت سے لوگوں پر غلط تاثرات نہ ہوتا ہو تاکہ افواہ سازی کا شبہ پیدا نہ ہو جائیں کیونکہ افواہ سازی کے تدارک میں حکومت کا کردار بہت اہم ہے حکومت افواہ سازی میں لوگوں کو سزا بھی دے سکتی ہے۔[12]

اگر ہمارے مطبوعاتی ادارے قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ کے تناظر میں ایک اسلامی ضابطہ اخلاق بنائے تو یقیناً صحیح اور قابل بھروسہ صحافت بھی افواہ سازی کے خلاف اپنا صحیح کردار کر سکے گی اور لوگ بھی اس پر اعتماد اور بھروسہ کریں گے اور افواہ سازی کا خاتمہ ممکن ہو گا۔

افواہ سازی کے نتائج

افواہ سازی جنگ کی آگ بھڑکاتی ہے جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہو رہی ہے افواہ سازی پیار و محبت، ملی وحدت، اتحاد و اتفاق، بھائی چارے اور مسلمانوں کے درمیان یکجہتی اور اُخوت کو متاثر کرتی ہے۔ اس کی وجہ سے عوام کے درمیان بغض، عناد، اور کینہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کا عمل لوگوں کے درمیان بدگمانیاں پھیلاتا ہے اور افواہ سازی غلط اور سلبی پہلوں کو اجاگر کرتی ہے۔ اگر کسی شخص سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو یہ افواہ سازی لوگوں کے لئے مشکلات پیدا کرتی ہے۔ افواہ سازی جنگ و جدال کی آگ بھڑکانے والی باتیں خود غرض طبقہ، نفسانی خواہشات کے پیروکار، دشمنان اسلام، اور دشمنان دین کے لئے ایک خوفناک ہتھیار بھی ہیں۔ بعض لوگ اسلامی احکامات اور دینی قواعد و ضوابط کو بھی لرزہ اندام کر دینا چاہتے ہیں۔ آج کل عالم اسلام مختلف بحرانوں اور مشکلات کا شکار ہے اور مختلف فتنوں کے خلاف سرپیکار ہیں لیکن بعض لوگ اس موقع پر بھی افواہ سازی کو پھیلانے اور مختلف فتنوں کو ہوا دینے اور بے مقصد تبصرے اور تجزیئے کرنے میں مشغول ہوتے نظر آتے ہیں۔ ان سب کا ایک ہی مقصد ہے کہ اپنے چینلز، مختلف ویب سائٹ اور اپنے صفحات اور اپنی تحریروں میں افواہ سازی سے کام لے کر چار چاند لگائے۔ اس کا نتیجہ یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ ان کا شعور ختم ہو چکا ہے اور بے حس ہو گئے ہیں ان افواہ سازوں کو امت مُسلمہ اور عالم اسلام کے غموں اور مصیبتوں پر اور عالم اسلام کی حالت پر اور انجام سے کوئی سروکار نہیں ہیں وہ لوگوں میں افواہ سازی اور مصائب کو ہوا دینے باتیں پس پُشت ڈالتے ہیں اور یہی افواہ سازی اپنے علاقوں کے کھلی فضاؤں میں اڑاتے چلے جاتے ہیں جبکہ انکی جھوٹی اور اڑائی ہوئی افواہ سازی سے کوئی بھی خبر یا کوئی بحث میدان تحقیق میں ثبوت کو نہیں پہنچ جاتی کیونکہ افواہ سازی کی بنیاد ہی جھوٹ اور بلا تحقیق پر مشتمل ہے افواہ سازی پر فتن دور میں عوام کو خوف زدہ کرتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں نفرت کے کانٹے ہوتی ہیں اور یہ افواہ سازی عوام کے دلوں سے پیار، محبت، بھائی چارے اور اتحاد و اتفاق کے جذبات کو ختم کرتی ہیں افواہ سازی کی وجہ سے عوام پریشان ہو جاتے ہیں اور لوگوں کے درمیان تعلقات کو نقصان پہنچ جاتی ہے اور لوگوں کے درمیان تعلقات خراب ہو جاتی ہیں قومیں اور علاقے پسماندگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔[13]

---

[12] Fārūqī, Dr. Muḥammad Yūsuf, Mahnāmah *ʿĀlamī Tarjumān al-Qurʾān* (Lāhor, October 2019), "Afwāh Sāzī kī Mazammat," p. 48.

[13] .Shāhid Naẓīr, *Mahnāmah Muḥaddith* (Lāhor, 16 June 2012), "Fitnon k Dor mein Afwāhein aur Ṣaḥīh Ṭarz-e-ʿAmal," p. 90

2025 کا پیکا قانون

23 جنوری 2025 کو قومی اسمبلی نے الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا بل یعنی (Prevention of electronic crimes act 2025) کی منظوری دی، جس کے بعد صحافتی تنظیموں اور اپوزیشن کا احتجاج جاری ہے۔ صحافتی تنظیمیں اور اپوزیشن اس کو کالا قانون، آزادی اظہار رائے اور میڈیا پر حملہ قرار دے رہی ہیں جبکہ حکومت کا یہ کہنا ہے کہ سوشل میڈیا انفلوئنسرز اور یوٹیوبرز کو ریگولیٹ کرنا ضروری ہے۔ پیکا ایکٹ ترمیمی بل میں ایک طرف نئی ریگولیٹری اتھارٹی، ٹریبونل اور نئی تحقیقاتی ایجنسی کے قیام، اختیارات اور فنکشنز کا ذکر ہے تو دوسری طرف غیر قانونی مواد اور اس کے خلاف کاروائی کا طریقہ کار واضح کیا گیا ہے۔ بل کے مطابق ایسا کانٹینٹ جو نظریہ پاکستان کے خلاف ہو، ایسا مواد جو لوگوں کو قانون ہاتھ میں لینے کیلئے اشتعال دلائے، یا عوام، افراد، گروہوں، کمیونٹیز، سرکاری افسران اور اداروں کو خوف میں مبتلا کرے، ایسا مواد غیر قانونی ہے۔ عوام یا ایک سیکشن کو حکومتی یا پرائیوٹ پراپرٹیز کو نقصان پہنچانے کیلئے اشتعال دلائے، قانونی تجارت یا شہری زندگی میں خلل ڈالنا بھی ممنوع ہوگا۔ نفرت انگیز، توہین آمیز، فرقہ واریت ابھارنے اور فحاشی پر مبنی کانٹینٹ کی اجازت بھی نہیں دی جائے گی۔ بل کے مطابق اراکین پارلیمنٹ، صوبائی اسمبلیوں، عدلیہ، مسلح افواج سے متعلق شکوک وشبہات پیدا کرنا بھی قابل گرفت ہوگا۔ ریاستی اداروں کے خلاف پرتشدد کاروائیوں اور دہشتگردی کو حوصلہ افزائی کرنے والا مواد بھی غیر قانونی ہوگا۔ چیئر مین سینیٹ، سپیکر قوم اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کی جانب سے حذف کیے جانے والے الفاظ نشر نہیں کیے جاسکیں گے۔ کلعدم تنظیموں کے سربراہان اور نمائندوں کے بیانات کسی بھی طرز پر نشر کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہر وہ شخص جو جان بوجھ کر ایسی معلومات پھیلائے گا جو غلط ہوں یا فیک ہوں یا جس سے خوف و حراس پھیلے یا عوام میں افراتفری اور انتشار پیدا ہو اس شخص کو 3 سال قید یا 20 لاکھ جرمانہ کیا جاسکے گا یا یہ دونوں سزائیں دی جاسکیں گی۔[14]

خلاصہ بحث

اس تحقیقی جائزے کا خلاصہ یہ ہوا کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں افواہ سازی حرام اور گناہ ہے۔ اسلام کا یہ حکم ہے کہ بلا تحقیق اور تصدیق کوئی بات کو نشر نہ کریں کیونکہ افواہ سازی میں جھوٹ کا خطرہ ہے جو کہ حرام اور گناہ ہے قرآن اور احادیث نبوی ﷺ نے ہمیں افواہ سازی سے منع کیا ہے۔ افواہ سازی فساد اور لڑائی کی جڑ ہے جو کہ ایک غلط اور غیر شرعی عمل ہے۔ معاشرے میں اکثر اوقات افواہ سازی سے بہت فتنے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ اسلام ہر بات کے لئے تحقیق اور تصدیق پر زور دیتے ہیں تاکہ کوئی فتنہ فساد پیدا نہ ہوجائے۔ ہر بات کی تحقیق کے حوالے سے باقاعدہ قرآنی آیاتیں نازل ہوئیں ہیں کہ جب کوئی غیر ذمہ دار شخص آپ کے پاس کوئی خبر لے آئے تو آپ لوگ اس خبر کی تحقیق کریں خاص طور پر سوشل میڈیا میں لوگ خبر تحقیق کے بغیر ایک دوسرے کو بھیج دیتے ہیں۔ درمیان میں کوئی تحقیق و تصدیق نہیں کہ یہ خبر سچ ہے یا جھوٹ۔ افواہ سازی سے انسان کا اعتبار اور بھروسہ ختم ہوجاتا ہے جو افسوس کا مقام ہے اور باعث شرمندگی ہے۔ آج کل معاشرے میں افواہ سازی کا بازار بہت گرم ہے۔ ماہرین نفسیات کا بھی یہ تجزیہ ہے کہ افواہ سازی سے لوگوں میں خوف اور دہشت پیدا ہوجاتی ہے جبکہ افواہ سازی کے نتائج بھی بہت خطرناک ہیں۔ ان سے اتفاق واتحاد ختم ہوجاتا ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ ایسی افواہوں کو آسانی سے پھیلایا جاسکتا ہے اس لیے حکومت وقت ایسے قانون بنانے پر مجبور ہوئی جو اس کی روک تھام میں موثر کردار ادا کرسکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[14] https://urdu.nayadaur.tv, 27 January 2025

Bibliography / کتابیات

- Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Jāmiʿ al-Bukhārī*, Kitāb al-Īmān. Karāchī: Alṭāf & Sons, 2008.
- Pendleton, S. C. *Afwāhon Kī Taḥqīq*. American Jaridah, 1998.
- Rāshid Ḥusain. *Afwāhon Kī Sharʿī Ḥaisiyat*. Lāhor: Dār al-Maʿrifah.
- Khuṭbāt Ḥaramayn. Mukhtalif Ahl-e-ʿIlm. Gujrānwālah: Umm al-Qurā Publications, 2011.
- Muftī Sayyid Anwar Shāh. "Ghalat Khabrain Phelānay kī Wabā." *Mahnāmah Bayyināt*. Karāchī: Jāmiʿah al-ʿUlūm al-Islāmiyyah, 2025.
- ʿUthmānī, Qārī Muḥammad Salmān. "Afwāh Phelānay kī Mamnāʿat." *Roznāmah Dunyā*. Karāchī, 21 July 2023.
- Fārūqī, Dr. Muḥammad Yūsuf. "Afwāh Sāzī kī Mazammat." *Mahnāmah ʿĀlamī Tarjumān al-Qurʾān*. Lāhor, October 2019.
- Naẓīr, Shāhid. "Fitnon k Dor mein Afwāhein aur Ṣaḥīh Ṭarz-e-ʿAmal." *Mahnāmah Muḥaddith*. Lāhor, 16 June 2012.
- "Afwāhon kā Nuqsān." *Nayadaur.tv*. https://urdu.nayadaur.tv (27 January 2025).